26106 - جهاد بالمال مالداروں پر فرض ہے

سوال

میں ایك مسلمان عورت ہوں الحمد للہ میں بہت مالدار ہوں، کیا مجھ پر واجب ہے کہ میں یہ مال ان مسلمانوں کو دوں جن کے علاقوں کو کفار اپنے قبضہ میں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور وہ اپنی زمین کفار کے پنجہ سے چھڑانے کی جدوجھد کر رہے ہیں، اور انہیں قتل کیا جا رہا ہے، جیسا کہ شیشان اور اور فلسطین وغیرہ دوسرے مسلمان ملکوں میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمانوں پر پوری دنیا میں اپنے کمزور مسلمان بھائیوں کی مدد و نصرت کرنا فرض ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

مومن سب آپس میں بھائی بھائی ہیں الحجرات (10).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو وہ اس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظلم کرنے کے لیے کسی دوسرے کے سپرد کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2442) صحیح مسلم حدیث نمبر (2580)

اور مسلم رحمہ اللہ نےایك حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ذکر کیے ہیں:

" اور نہ ہی اسے ذلیل کرتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2546).

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اور نہ ہی وہ اسے كسى كے سپرد كرتا ہے"

يعنى وہ اسے اس شخص كے پاس نہيں چھوڑتا اور اس كے سپرد نہيں كرتا جو اسے تكليف اور اذيت سے دوچار كرتا رہے، اور نہ ہى وہ اسے ايسے كام اور تكليف ميں چھوڑتا ہے جس سے اسے اذيت محسوس ہوتى ہو، بلكہ وہ اس كى مدد كرتا اور اس كا دفاع كرتا ہے...

اور بعض اوقات يہ واجب ہے، اور بعض اوقات مندوب، يہ حالات كے مطابق ہو گا. اھـ

اور " النهاية " ميں ہے كہ:

علماء رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے: ذليل و رسوا كرنا يہ ہے كہ اس كى معاونت اور مدد كرنا ترك كر دى جائے، اور اس كا معنى يہ ہے كہ: جب وہ مسلمان شخص كسى ظلم وغيرہ كے روكنے ميں مدد طلب كرتا ہے تو اس كى مدد كرنا ممكن ہونے اور كوئى شرعى عذر نہ ہونے كى صورت ميں مدد كرنا ضرورى ہے. اھـ

شيشان اور فلسطين (كشمير) فلپائن) وغيرہ دوسرے ملكوں ميں جو كفار كے قبضہ اور كنٹرول ميں ہيں يا ان علاقوں ميں جہاں كفار كنٹرول كرنے كى كوشش كر رہے ہيں يہاں دفاعى جہاد ہے، اور دفاعى جہاد كا حكم سوال نمبر (34830) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے اس ليے آپ اس جواب كا ضرور مطالعہ كريں.

اور اگر مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائى كى مدد اپنى جان كے ساتھ كر سكتا ہو تو پھر اس پر ان كى مدد كرنا لازم ہے، اور اگر وہ مالدار ہو تو اسے ان كے ساتھ اپنے مال سے بھى جہاد كرنا چاہيے.

اور اسى طرح عورت پر بھى مال كے ساتھ جہاد كرنا واجب ہے.

كتاب اللہ ميں جہاد بالمال كو جہاد بالنفس كے ساتھ ملا كر ذكر كيا گيا ہے.

ارشاد بارى تعالى ہے:

تم ہلكے ہو پھر بھى نكلو، اور بوجھل ہو تو پھر بھى نكلو، اور اپنے مالوں اور جانوں كے ساتھ اللہ كے راستے ميں جہاد كرو، يہ تمہارے ليے بہت بہتر ہے اگر تم ركھتے ہو التوبة (41).

اور ايك دوسرے مقام پر فرمايا:

اپنى جانوں اور مالوں سے اللہ تعالى كے راستے ميں جہاد كرنے والےمومن اور بغير عذر كے بيٹھ رہنے والے مومن برابر نہيں، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد كرنے والوں كو بيٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالى نے درجوں ميں بہت

فضیلت دے رکھی ہے، یوں تو اللہ تعالی نے ہر ایك سے خوبی اور اچھائی كا وعدہ كر ركھا ہے، لیكن اللہ تعالی نے مجاہدین كو بیٹھ رہنے والوں پر بڑے اجر كی فضیلت دے ركھی ہے النساء (95).

اور ایك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت كی اور اللہ كی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد كیا وہ اللہ تعالی كے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مراد پا جانے والے كامیاب ہیں التوبۃ (20).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

ایمان والے تو صرف وہی ہیں جو اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، پھر وہ كسی قسم كے شك میں نہ پڑے، اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ كی راہ میں جہاد كیا، یہی لوگ سچے ہیں الحجرات (15).

ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مشركوں سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنىزبانوں سے جہاد كرو"

صحیح ابو داود حدیث نمبر (2186).

یہ حدیث جہاد بالنفس كے وجوب كی دلیل ہے، یعنی خود بنفس نفیس كفار كے مقابلہ میں نكلا جائے، اور یہ حدیث جہاد بالمال كی دلیل بھی ہے، یعنی مال كو جہاد كے اخراجات اور اسلحہ وغیرہ كی خریداری اور جہاد پر جانے والوں كی ضروریات پوری كی جائیں.

اور یہ حدیث لسانی جہاد كی دلیل بھی ہے، كہ ان كفار كے خلاف مضامین لكھے جائیں اور انہیں اللہ تعالی كی دعوت دی جائے، اور ان كے خلاف حجت قائم كی جائے، اور مقابلے اور لقاء كے وقت آوازیں نكال كر اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ كر زبانی جہاد كیا جائے، یعنی ہر وہ كام جس میں دشمن كو تكلیف اور اذیت اور شكست ہو. اھـ

امام شوكانی رحمہ اللہ تعالی اپنی كتاب" نیل الاوطار" میں كہتے ہیں:

اس میں كفار كے ساتھ مال، ہاتھ، زبان كے ساتھ جہاد كرنے كے وجوب كی دلیل ملتی ہے، اور جہاد بالمال اور جہاد بالنفس تو قرآنی حكم كے مطابق كئی اسك مقامات سے ثابت ہے، جو ظاہرا وجوب پر دلالت كرتا ہے. اھـ

دیكھیں: نیل الاوطار (8 / 29).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی " الاختیارات" میں لكھتے ہیں:

جو شخص بدنی جہاد کرنے سے عاجز ہو، اور جہاد بالمال کی قدرت و استطاعت رکھتا ہو اس پر جہاد بالمال کرنا واجب ہے، لھذا مالداروں پر اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے.

اور اس بنا پر عورتوں پر بھی اگر ان کے پاس مال ہے تو ان کا مال سے جہاد کرنا واجب ہے، اور اسی طرح چھوٹے بچوں کے اموال میں اگر اس کی محتاج ہوا جائے تو پھر جیس طرح نفقات اور زكاة واجب ہوتی ہے.

لیکن اگر دشمن حملہ آور ہو جائے تو پھر کسی قسم کے اختلاف کی کوئی وجہ ہی باقی نہیں رہتی، کیونکہ دین، جان، اور حرمت سے ان کے ضرر کو دور کرنا اور روکنا بالاجماع واجب ہے. اھـ

دیکھیں: الاختیارات (530)

اور اللہ تعالی کی راہ میں مال خرچ کرنا صدقات میں سب سے افضل اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہے، اور پھر اللہ تعالی نے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے شخص کے ساتھ اجر جزیل کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالی جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے، اور اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے البقرۃ (261).

سعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں

یعنی: اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی رضامندی کے حصول کے لیے، اور ان سب سے اولی جہاد فی سبیل اللہ میں مال خرچ کرنا ہے.

اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں

اس مثال میں یہ اضافہ کی یہ صورت اور تصویر لانا ایسے ہی جیسے کہ بندہ اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہا ہے، اور وہ اجروثواب میں اس زیادتی کا اپنی بصیرت کے ساتھ بھی مشاہدہ کرتا ہے تو ایمان کا گواہ اس کے ساتھ مل کر قوت اختیار کرتا ہے، تو نفس خرچ کرنے کے لیے تیار ہوتا، اور اس کی اجازت دیتے ہوئے اس اجر جزیل اور احسان عظیم کے زیادہ ہونے کی امید وابستہ کرتا ہے.

اور اللہ تعالی زیادہ کرتا ہے

اجروثواب میں یہ زیادتی اور اضافہ

جس کے لیے چاہتا ہے

یعنی: خرچ کرنے والے کی حالت اور اس کے اخلاص اور صدق و سچائی کے مطابق، اور خرچ کی گئی رقم اور چیز کی حالت، اس کی حلت، اور اس کے فائدہ، اور وقوع اوراس کی موقع کے مطابق.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور اللہ تعالی اضافہ کرتا ہے

اس سے بھی زیادہ اضافہ

جس کے لیے چاہے

تو انہیں ان کا اجروثواب بغیر حساب عطا کردے.

اللہ تعالی بڑی کشادگی کا مالك ہے

فضل اور وسیع عطا والا لهذا خرچ کرنے والے شخص کو واہمہ نہ ہو کہ اس اضافہ میں ایك قسم کا مبالغہ پایا جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالی کے سامنے کوئی چیز بڑی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی اس کی کثرت عطا سے کسی چیز میں کوئی کمی ہو سکتی، اور باوجود اس کے

وہ علم والا بھی ہے

اسے جانتا ہے جو شخص اس اضافہ کا مستحق ہے، اور کون شخص اس کا مستحق نہیں، تو وہ اپنی کمال حکمت اور کمال علم سے اس اضافے کو اس کی صحیح جگہ پر رکھتا ہے. اھـ

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی مدد و نصرت فرمائے.

واللہ اعلم .